فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. NO. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ
فی پرچہ ۔ آنے پیسے
۱۴ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۱۴ اخاء ۱۳۴۱ ہش ۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۳۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔

ربوہ ۱۳ اکتوبر بوقت ½۸ بجے صبح

ڈاکٹر صاحب نے کل بھی حسب معمول تین دفعہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر بعض ہلکی جسمانی مشقیں کرائیں ۔ عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی رات نیند آگئی ۔ اس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کیلئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے

حقیقی راحت اور حقیقی اطمینان خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے ملتا ہے

" اب سمجھنا چاہیئے کہ جہنم کیا چیز ہے ؟ ایک جہنم تو وہ ہے جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے اور دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا تکلیف سے بچانے اور آرام دینے کے لئے متولی نہیں ہوتا ۔ یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہر دولت یا حکومت مال و عزت اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے کوئی راحت یا اطمینان سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دم نقد بہشت ہی ہوتا ہے ؟ ہرگز نہیں ۔ وہ اطمینان اور وہ تسلی اور وہ تسکین جو بہشت کے انعامات میں سے ہیں ان باتوں سے نہیں ملتی ۔ وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے جس کے لئے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی بھی وصیت تھی کہ لا تموتن الا و انتم مسلمون ۔ لذات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں ۔ استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی ۔ یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں ۔ پس یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنم کی آگ ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے ۔ اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبت کے جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے ۔ مال اور اولاد اسی لئے تو فتنہ کہلاتی ہے ۔ ان سے بھی انسان کے لئے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے تو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے ۔ اور اس طرح پر یہ بات کہ نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ منقولی رنگ میں نہیں رہتا بلکہ معقولی شکل اختیار کر لیتا ہے ۔ پس یہ آگ جو انسانی دل کو جلا کر کباب کر دیتی ہے اور ایک جلے ہوئے کوئلے سے بھی سیاہ اور تاریک بنا دیتی ہے ۔ یہ وہی غیر اللہ کی محبت ہے ۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۱ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ اکتوبر ۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے قرآن مجید کی آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ ج یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ٥ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے احباب کو اس آیت میں بیان کردہ اوامر و نواہی پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی ۔

— حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی طبیعت پاؤں پر ایک پھوڑا نکل آنے کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کیلئے دعا کریں ۔

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۳ اکتوبر ۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی ۔ بخار ابھی پوری طرح اترا نہیں ہے تاہم ٹمپریچر کل ۹۹ سے اوپر نہیں گیا ۔ رات میں بھی بفضلہ تعالیٰ کمی ہے ۔ البتہ ضعف بہت ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ ہمارا شافی خدا اپنے فضل و رحم سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر ۔ بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ اکتوبر ۶۲ء

ہمیں اپنے دل و دماغ میں اسلامی حکومت قائم کرنی چاہئیے

ہم نے اپنے ایک گذشتہ اداریہ میں یہ امر بیان کیا ہے کہ جماعت احمدیہ دنیا میں حکومتِ الٰہیہ قائم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے مگر اس کا طریق کار شورش فتنہ اور جبر کا حامی نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی حکومت دلوں پر قائم کی جائے چنانچہ جماعت نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی راہنمائی میں اس ضمن میں جو جد و جہد کی ہے اس کی ایک دنیا معترف ہے مسلمان اور غیر مسلمان دوستوں نے اس کی جد و جہد کی تعریف کی ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس جد و جہد کے جو نتائج آج تک برآمد ہوئے ہیں وہ ساری دنیا کے سامنے ہیں یہاں تک کہ اکثر مخالفین جماعت کو بھی صاف صاف لفظوں میں اس کا اعتراف کرنا پڑا ہے چنانچہ ہم نے اپنے گذشتہ اداریہ میں "المنبر" کے مدیر محترم کے کچھ حوالے پیش کئے تھے جو ایسے ہی اعترافات پر مشتمل ہیں۔ ذیل میں ہم ایک تازہ حوالہ درج کرتے ہیں "نوائے ہندوستان" دہلی اپنے ایک اداریہ میں الفضل کے ایک اداریہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"جن تنگ دلیوں اور تعصبوں کی وجہ سے مذہب دنیا میں بدنام ہے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے یہ (جماعت احمدیہ) علم دوست فراخ دل اور ترقی یافتہ جماعت ان سے بہت دور ہے ماتحادی سبھا کے صدر اس وقت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب جو منتخب ہوئے ہیں وہ اس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جو تعلیم اس جماعت کے موجودہ امام نے اپنے پیروؤں کو دی ہے وہ سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے اور اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ نے آدرشی انسانی جیون کی تحقیق میں گہرے غوطے لگا کر بنیادی سچائیاں تلاش کی ہیں اور دوسرے لوگوں کے سامنے بیان کی ہیں۔

(ترجمہ۔ نوائے ہندوستان مورخہ ۱/۹/۶۲ء)

الفضل کا یہ اداریہ جس کا معاصر "نوائے ہندوستان" نے ذکر کیا ہے الفضل مورخہ ۲۷/۹/۶۲ میں شائع ہوا ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشادات در بارہ "سادہ زندگی" پر مشتمل ہے۔

الغرض جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی جماعت نہیں ہے جو صرف باتیں کرتی ہے بلکہ وہ اپنے رہنماؤں کی رہنمائی میں عمل کرتی ہے اور اس نے محض عمل کی وجہ سے تمام جماعتوں میں ممتاز مقام حاصل کر لیا ہے۔ جس کو اپنے اور غیر دیکھ سکتے ہیں اور محسوس کر سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ دنیا میں حکومتِ الٰہیہ قائم کرنے کے لئے صرف خالی خولی ارادے ہی نہیں رکھتی بلکہ اس نے حکومتِ الٰہیہ قائم کرنے کے لئے جو پُر امن اور زود اثر طریق کار اختیار کیا ہے وہ قرآن سنت رسول اللہ کی روشنی میں اس پر عمل پیرا بھی ہے اور گو ابھی وہ آغاز کے مراحل ہی سے گذر رہی ہے تاہم اس نے تمام دنیا کے کناروں پر اس کی بنیادیں قائم کر دی ہیں۔

یہ طریق کار ایسا ہے کہ اس کا تتبع آخر ان لوگوں کو بھی کرنا پڑا ہے جو اسلام کو جبر و اکراہ سے قائم کرنے کے حامی ہیں اور جو شروع ہی سے یہ کوشش کر رہے ہیں کہ حکومتی اقتدار پر کسی نہ کسی طرح قابض ہو جائیں۔ انہوں نے سیاست کا راستہ اختیار کیا ہے اور اسلام کو اوپر سے ٹھونسنا چاہتے ہو جو اسلام کی فطرت کے متضاد طریق ہے اور جو نہ کبھی دنیا میں کامیاب ہوا ہے اور نہ کبھی ہو سکتا ہے۔ ایسا طریق کار صرف دنیوی لادینی تحریکیں ہی اختیار کرتی آئی ہیں جن کا نقطہ نظر صرف مادی ہوتا ہے اور جن کو انسانی اخلاق اور روحانیت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا جو انسان کو محض ایک عظیم حیوان خیال کرتی ہیں اور صرف مادی حوائج ہی کی تکمیل کو انسانی زندگی کا مقصود قرار دیتی ہیں۔ آج کل فاشسی اور اشتراکی نظام اسکی مثال پیش کرتے ہیں جن کے نزدیک "جوع الارض" ہی سب سے اعلیٰ محرک سمجھا جاتا ہے۔

اسلام کا مزاج ایسی دنیوی لادینی تحریکوں سے بالکل مختلف بلکہ کہنا چاہیئے کہ متضاد ہے کیونکہ اسلام زندگی کے صرف مادی پہلو پر زور نہیں دیتا بلکہ وہ زندگی کے ان اصولوں کو اجاگر کرتا ہے جن کے سہارے پر مادی زندگی اپنے حقیقی عروج کو حاصل کر سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کا طریق کار مادہ پرستانہ تحریکوں سے بالکل الگ ہے اور وہ جسموں کی بجائے پہلے دلوں پر حکومتِ الٰہیہ قائم کرتی ہے جس کا ظہور خود بخود انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ہوتا ہے اور اس طرح اسلام کی منزلِ مقصود حاصل ہو جاتی ہے۔

الفضل مورخہ ۱۰/۱/۶۲ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک مختصر سی تقریر جو آپ نے گورنمنٹ کالج لائلپور کے طلبہ کے مفاد کے لئے ۲۹ جنوری ۱۹۵۶ء کو کی تھی شائع ہوئی ہے۔ یہ تقریر ایسی ہے کہ چاہیئے کہ جماعتیں اس کو پمفلٹوں کی صورت میں چھپوا کر بکثرت ملک میں تقسیم کریں ذیل میں ہم بطور یاد دہانی اس کا ایک حصہ جو "اسلامی حکومت" کے قیام کے متعلق ہے نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس وقت ہمارے ملک میں محض رسم کے طور پر یہ جوش پیدا ہو چکا ہے کہ ملک میں اسلامی حکومت قائم ہونی چاہیئے حالانکہ سب سے بڑا ملک انسان کا اپنا قلب اور اس کا دماغ ہے مگر ان میں اسلامی حکومت قائم نہیں کی جاتی گویا باہر تو ہم اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں مگر دل اور دماغ میں اسلامی حکومت قائم کرنے کی طرف ہماری توجہ نہیں۔ ہم یہ تو چاہتے ہیں کہ کراچی میں اسلامی حکومت قائم ہو جائے۔ ہم یہ تو چاہتے ہیں کہ سابق پنجاب میں اسلامی حکومت قائم ہو جائے۔ ہم یہ تو چاہتے ہیں کہ سابق سرحد میں اسلامی حکومت قائم ہو جائے۔ ہم یہ تو چاہتے ہیں کہ سابق بلوچستان میں اسلامی حکومت قائم ہو جائے۔ ہم یہ تو چاہتے ہیں کہ ایسٹ پاکستان میں اسلامی حکومت قائم ہو جائے لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمارے دل و دماغ میں بھی کہ جس پر ہمارا اپنا قبضہ ہے اسلامی حکومت قائم ہو کیونکہ اگر ہم یہ کہیں کہ ہمیں اپنے دل و دماغ میں اسلامی حکومت قائم کرنی چاہیئے اور پھر باوجود اس کے کہ ایسا کرنا ہمارے امکان میں ہے ہم اس میں کامیاب نہ ہوں تو دوسرا شخص اعتراض کرے گا کہ لے ملک میں تو اسلامی حکومت قائم کرنے کا فکر ہے لیکن ابھی تک یہ اپنے دل اور دماغ میں بھی اسلامی حکومت قائم نہیں کر سکا اس اعتراض سے بچنے کے لئے اپنے دل و دماغ کو چھوڑ کر ملک میں اسلامی حکومت کے قیام کا شور مچایا جا رہا ہے اگر ہم باہر نکل کر دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ کوئی شخص تاجر ہے کوئی زمیندار کوئی صنعت کار ہے کوئی پروفیسر ہے کوئی طالب علم ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ

کلکم راعٍ و کلکم مسئول عن رعیتہ

یعنی تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور جو شخص بھی اسکے تابع ہے اسکے متعلق اس سے سوال کیا جائے گا کہ آیا اس نے اسے اسلام کی تعلیم پر چلایا ہے یا نہیں۔ مثلاً باپ سے قیامت کے دن اس سے سوال کیا جائے گا کہ آیا اسنے

(باقی ملاحظہ ہو صـ۴ پر)

حیّ الی الفلاح

ہنگامۂ الست ہے "حیّ الی الفلاح"
تارِ ربابِ ہست ہے "حیّ الی الفلاح"
مسجد سے اٹھی موجِ شرابِ طہور اٹھ
غافل تو کیسا مست ہے "حیّ الی الفلاح"
روحِ رواں یہی ہے ریاضِ بہشت کی
مقصودِ حق پرست ہے "حیّ الی الفلاح"
تاثیر اس کی وادیٔ ربوہ میں آ کے دیکھ
روحِ بلند و پست ہے "حیّ الی الفلاح"
تنویرِ مومنوں کے لئے ہے یہ حرزِ جاں
شیطان کی شکست ہے "حیّ الی الفلاح"

احمدیت کا پیغام

رقم فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ بالا موضوع پر آج سے چودہ برس قبل ماہ اکتوبر ۱۹۴۸ء میں ایک نہایت اہم بصیرت افروز مضمون رقم فرمایا تھا جو اپنی اہمیت اور ضرورت کے لحاظ سے آج بھی اس قابل ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ پڑھا جائے۔ اور بکثرت تقسیم کیا جائے۔ چونکہ ابھی تک بعض حلقوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیاں پھیلانے کی مہم جاری ہے۔ اس لئے افادۂ احباب کے لئے حضور کا یہ روح پرور اور جامع مضمون قسط وار شائع کیا جاتا ہے۔

احمدیت کیا ہے اور کس غرض سے اس کو قائم کیا گیا ہے؟ یہ ایک سوال ہے جو بہت سے واقفوں اور ناواقفوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ واقفوں کا مطالعہ زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ اور ناواقفوں کے سوالات بہت سطحی ہوتے ہیں۔ بوجہ عدم علم کے بہت سی باتیں وہ اپنے خیال سے ایجاد کر لیتے ہیں۔ اور بہت سی باتوں پر لوگوں سے سن سنا کر یقین کر لیتے ہیں۔ میں پہلے انہی لوگوں کی واقفیت کے لئے کچھ باتیں کہنی چاہتا ہوں۔ جو عدم علم اور ناواقفیت کی وجہ سے احمدیت کے متعلق مختلف قسم کی غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں۔

احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں

ان ناواقفوں میں سے بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی لوگ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل نہیں اور احمدیت ایک نیا مذہب ہے یہ لوگ یا تو بعض دوسرے لوگوں کے بہکانے سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ یا ان کے دماغ یہ خیال کر کے کہ احمدیت ایک مذہب ہے اور ہر مذہب کے لئے کسی کلمہ کی ضرورت ہے، سمجھ لیتے ہیں کہ احمدیوں کا بھی کوئی نیا کلمہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ احمدیت کوئی نیا مذہب ہے اور نہ مذہب کے لئے کسی کلمہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر میں یہ کہتا ہوں کہ کلمہ اسلام کے سوا کسی مذہب کی علامت نہیں۔ جس طرح اسلام دوسرے مذاہب سے اپنی کتاب کے لحاظ سے ممتاز ہے۔ اپنے نبی کے لحاظ سے ممتاز ہے، اپنی عالمگیری کے لحاظ سے ممتاز ہے۔ اسی طرح اسلام دوسرے مذاہب سے کلمہ کے لحاظ سے بھی ممتاز ہے۔ دوسرے مذاہب کے پاس کتابیں ہیں۔ مگر کلام اللہ سوائے مسلمانوں کے کسی کو نہیں ملا۔ کتاب کے معنے صرف مضمون کے ہیں۔ فرائض ہیں احکام کے بھی لیکن کتاب کے مفہوم میں ہرگز یہ بات شامل نہیں کہ اس کے اندر بیان شدہ مضمون کا ایک ایک لفظ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ مگر اسلامی کتاب کا نام کلام اللہ رکھا گیا۔ یعنی اس کا ایک ایک لفظ بھی خدا تعالیٰ کا بیان کردہ ہے۔ جس طرح اس کا مضمون خدا تعالیٰ کا بیان کردہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا مضمون وہی تھا۔ جو خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہ تعلیم جو دنیا کے سامنے وہ پیش کرتے تھے۔ وہی تھی جو خدا تعالیٰ نے ان کو دی تھی۔ لیکن ان لفظوں میں نہ تھی جو خدا تعالیٰ نے استعمال فرمائے تھے۔ تورات۔ انجیل اور قرآن کو پڑھنے والا اگر اس مضمون کی طرف اس کی توجہ کو پھیر دیا جائے تو دس منٹ کے مطالعہ کے بعد ہی یہ فیصلہ کرے گا۔ کہ تورات اور انجیل کے مضامین خواہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ ان کے الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اسی طرح وہ یہ فیصلہ بھی کرے گا کہ قرآن کریم کے مضامین بھی خدا کی طرف سے ہیں اور اس کے الفاظ بھی خدا کی طرف سے ہیں۔ یا یوں کہو کہ ایک شخص جو قرآن کریم تورات اور انجیل پر ایمان نہیں رکھتا۔ ان تینوں کتابوں کا چند منٹ مطالعہ کرنے کے بعد اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہوگا کہ تورات اور انجیل کو پیش کرنے والے گو اس بات کے مدعی ہیں کہ یہ دونوں کتب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ لیکن اس بات کے ہرگز مدعی نہیں۔ کہ ان دونوں کتب کا ایک ایک لفظ خدا تعالیٰ کا بولا ہوا ہے۔ مگر قرآن کریم کے متعلق وہ یہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ اس کا پیش کرنے والا اس بات کا دعویدار ہے۔ کہ قرآن کریم کا مضمون خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایک لفظ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اپنا نام علاوہ کتاب اللہ کے کلام اللہ بھی رکھا ہے۔ لیکن تورات و انجیل نے اپنا نام کلام اللہ نہیں رکھا۔ نہ قرآن کریم نے ان کو کلام اللہ کہا ہے۔ پس مسلمان ممتاز ہے دوسرے مذاہب سے اس بات میں کہ دوسرے مذاہب کی مذہبی کتابیں کتاب اللہ تو ہیں لیکن کلام اللہ نہیں لیکن مسلمانوں کی کتاب نہ صرف یہ کہ کتاب اللہ ہے بلکہ کلام اللہ بھی ہے۔

اسی طرح سبھی مذاہب کی ابتدا انبیاء کی ذات سے ہوئی ہے لیکن کوئی مذہب بھی ایسا نہیں جس نے ایسے نبی کو پیش کیا ہو۔ جو تمام امور دینیہ کی حکمتوں کو بیان کرنے کا مدعی ہو اور جسے بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ کے طور پر پیش کیا گیا ہو۔ عیسائیت جو سب سے قریب کا مذہب ہے، تو مسیح کو ابن اللہ قرار دیکر اس قابل ہی نہیں کہ اسکے نقش قدم پر کوئی انسان چلے۔ کیونکہ انسان خدا جیسا نہیں ہو سکتا۔ تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بطور اسوۂ حسنہ کے پیش نہیں کرتی۔ نہ تورات اور انجیل حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو مذہبی حکمتوں کے بیان کرنے کا ذمہ وار قرار دیتی ہے۔ لیکن قرآن کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے۔

یعلمھم الکتاب والحکمۃ

(بقرہ ع ۸)

یہ نبی تمہیں احکام الٰہی اور ان کی حکمتیں بتاتا ہے۔ پس اسلام ممتاز ہے اس بات میں کہ اس کا نبی دنیا کے لئے اسوۂ حسنہ بھی ہے۔ اور جبر سے اپنے احکام نہیں منواتا۔ بلکہ جب کوئی حکم دیتا ہے تو اپنے اتباع کے ایمانوں کو مضبوط کرنے اور ان کے جوش کو زیادہ کرنے کے لئے یہ بھی بتاتا ہے کہ اس نے جو احکام دیئے ہیں۔ ان کے اندر ملت و افراد امت اور باقی بنی نوع انسان کے لئے کیا کیا فوائد مخفی ہیں۔ اسی طرح اسلام ممتاز ہے دوسرے مذاہب سے اپنی تعلیم کے لحاظ سے۔ اسلام کی تعلیم چھوٹے اور بڑے غریب اور امیر عورت اور مرد مشرقی اور مغربی۔ کمزور اور طاقتور۔ حاکم اور رعایا۔ آقا اور مزدور۔ خاوند اور بیوی ماں باپ اور اولاد۔ بائع اور مشتری۔ ہمسائے اور مسافر سب کے لئے راحت امن اور ترقی کا پیغام ہے۔ وہ بنی نوع انسان میں سے کسی گروہ کو اپنے خطاب سے محروم نہیں کرتی۔ وہ اگلی اور پچھلی تمام اقوام کے لئے ایک ہدایت نامہ ہے۔ جس طرح عالم الغیب خدا کی نظر پتھروں کے نیچے پڑے ہوئے ذروں پر بھی پڑتی ہے۔ اور آسمان میں چمکنے والے ستاروں پر بھی۔ اسی طرح مسلمانوں کی مذہبی تعلیم غریب سے غریب اور کمزور سے کمزور انسانوں کی ضرورتوں کو بھی پورا کرتی ہے۔ اور امیر سے امیر اور قوی سے قوی انسان کی احتیاجوں کو بھی پورا کرتی ہے۔

غرض اسلام صرف گذشتہ مذاہب کی ایک نقل نہیں۔ بلکہ وہ مذہب کی زنجیر کی آخری کڑی اور نظام روحانی کا سورج ہے۔ اور اس کی کسی بات سے دوسرے مذاہب کا قیاس کرنا درست نہیں۔ مذہب کے نام میں بے شک سب شریک ہیں۔ اسی طرح جس طرح کوئلہ اور ہیرا کاربن کے نام میں شریک ہیں۔ لیکن ہیرا ہیرا ہی ہے اور کوئلہ کوئلہ ہی ہے۔ جس طرح پتھر کا نام کنکریلے پتھر اور سنگ مرمر دونوں پر بولا جا سکتا ہے لیکن کنکریلا پتھر کنکریلا پتھر ہی ہے۔ اور سنگ مرمر سنگ مرمر ہی ہے پس یہ خیال کر لینا کہ چونکہ اسلام میں کلمہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے باقی مذاہب کا بھی کلمہ ہوتا ہوگا۔ یہ محض ناواقفیت ہے۔ اور قرآن کریم پر غور نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ اس سے بڑھ کر ظلم یہ ہے۔ کہ بعض لوگوں نے تو لا الٰہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ۔ لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ اور لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ کے کلمات بھی پیش کئے ہیں اور کہا ہے کہ یہ پہلے مذاہب کے کلمے ہیں۔ حالانکہ تورات اور انجیل اور عیسائی لٹریچر میں ان کلموں کا کہیں نام و نشان بھی نہیں۔ مسلمانوں میں آج ہزاروں خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں لیکن کیا وہ اپنا کلمہ بھول گئے ہیں؟ پھر یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ عیسائی اور یہودی اپنا کلمہ بھول گئے ہیں۔ اگر وہ اپنا کلمہ بھول گئے ہیں اور ان کی کتابوں میں سے بھی یہ کلمے غائب ہو گئے ہیں تو مسلمانوں کو یہ کلمے کس نے بتائے ہیں۔ حق یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور نبی کا کلمہ نہیں تھا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیتوں میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ سارے نبیوں میں سے صرف آپ کو کلمہ ملا ہے اور کسی نبی کو کلمہ نہیں ملا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ میں اقرار رسالت کو اقرار توحید کے ساتھ ملا دیا گیا ہے اور اقرار توحید ایک دائمی صداقت ہے وہ کبھی مٹ نہیں سکتی چونکہ پہلے نبیوں کی نبوت کے زمانہ نے کسی نہ کسی وقت ختم ہو جانا تھا۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے ان میں سے کسی نبی کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا کر نہیں بیان کیا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت نے چونکہ قیامت تک چلتے چلے جانا تھا اور آپ کا زمانہ کبھی ختم نہیں ہونا تھا اسلئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی رسالت اور آپ کے نام کو کلمۂ توحید کے ساتھ ملا کر

بیان کی تا دنیا کو یہ بتا دے کہ جس طرح لا الٰہ الا اللہ کبھی نہیں مٹے گا اسی طرح محمد رسول اللہ بھی کبھی نہیں مٹے گا۔ تعجب ہے کہ یہودی نہیں کہتا کہ موسیٰ علیہ السلام کا کوئی کلمہ تھا۔ عیسائی نہیں کہتا کہ عیسےٰ علیہ السلام کا کوئی کلمہ تھا۔ صابی نہیں کہتا کہ ابراہیم علیہ السلام کا کوئی کلمہ تھا لیکن مسلمان جس کے نبی کی کلمہ خصوصیت تھا۔ جس کے نبی کو اللہ تعالےٰ نے کلمہ سے ممتاز کیا تھا۔ جس کو کلمہ کے ذریعہ سے دوسری قوموں پر فضیلت دی گئی وہ بڑی فراخدلی سے اپنے نبی کی اس فضیلت کو دوسرے نبیوں میں بانٹنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور جبکہ ان نبیوں کی اپنی امتیں کسی کلمہ کی دعویدار نہیں یہ ان کی طرف سے کلمے بنا کر آپ پیش کرتا ہے کہ یہودیوں کا یہ کلمہ تھا اور ابراہیمیوں کا یہ تھا اور عیسائیوں کا یہ کلمہ تھا۔

خلاصہ کلام یہ کہ ہر مذہب کے لئے کلمہ ہونا ضروری نہیں۔ اگر ضروری ہوتا تب بھی احمدیت کا کوئی نیا کلمہ نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں احمدیت صرف اسلام کا نام ہے۔ احمدیت اسی کلمہ پر ایمان رکھتی ہے جس کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ یعنی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

احمدیوں کے نزدیک اس مادی جہان کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے جو وحدہٗ لاشریک ہے جس کی خوبیوں اور طاقتوں کی کوئی انتہا نہیں۔ جو ربّ ہے۔ رحمٰن ہے رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے۔ اس کے اندر وہ تمام صفات پائی جاتی ہیں۔ جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ اور وہ ان تمام باتوں سے منزہ ہے۔ جن باتوں سے قرآن کریم نے اسے منزہ قرار دیا ہے۔

اور احمدیوں کے نزدیک محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب قرشی مکی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں اور سب سے آخری شریعت آپؐ پر نازل ہوئی۔ آپؐ عربی اور عجمی گورے اور کالے تمام اقوام اور تمام نسلوں کی طرف مبعوث ہوئے آپؐ کا زمانہ نبوت ادعائے نبوت سے لے کر اس وقت تک ممتد ہے۔ جب تک کہ دنیا کے پردہ پر کوئی متنفس زندہ ہے۔ آپؐ کی تعلیم سب انسانوں کے لئے واجب العمل ہے اور کوئی انسان ایسا نہیں جس پر حجت تمام ہو گئی۔ اور وہ آپؐ پر ایمان نہ لایا ہو۔ اور وہ خدائی عذاب کا مستحق نہ ہو۔ ہر ایک شخص جس تک آپ کا نام پہنچا۔ اور جس کے سامنے آپؐ کی صداقت کے دلائل بیان کئے گئے۔ وہ مکلف ہے آپ پر ایمان لانے کے لئے اور بغیر آپؐ پر ایمان لانے کے وہ نجات کا حقدار نہیں۔ اور سچی پاکیزگی محض آپؐ ہی کے نقش قدم پر چل کر حاصل ہو سکتی ہے (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے ؎

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہو گی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔ (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں

جماعتی تاریخی میوزیم

ایک ضروری اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرکات کے ریکارڈ اور ان کی حفاظت کے لئے ایک "جماعتی تاریخی میوزیم کمیٹی" قائم کی گئی ہے اور نگران بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ جن دوستوں کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی تبرک از قسم پارچات یا دستاویزات وغیرہ موجود ہو وہ اس کی تفصیل جماعتی تاریخی میوزیم کمیٹی کو بھجوائیں تا کہ بعد تصدیق ایسے ریکارڈ کیا جا سکے۔

"جماعتی تاریخی میوزیم کمیٹی" کی سفارش پر صدر انجمن احمدیہ نے تبرکات کی تصدیق کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جس کے مندرجہ ذیل ممبران مقرر ہوئے ہیں۔

۱۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس — چیئرمین

۲۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

۳۔ مکرم کرنل عطاء اللہ صاحب

۴۔ خاکسار ملک سیف الرحمٰن — سیکرٹری

اس کمیٹی کا نام "تصدیقی کمیٹی برائے قیام جماعتی تاریخی میوزیم" تجویز ہوا ہے۔ لہٰذا وہ تمام دوست جن کے پاس کوئی تبرک کسی قسم کا ہو وہ ۱۵ نومبر ۱۹۶۲ء تک اس تبرک کے متعلق مندرجہ تفصیلات سیکرٹری تصدیقی کمیٹی برائے قیام جماعتی تاریخی میوزیم کو بھجوا دیں۔

۱۔ نام مع ولدیت و مکمل پتہ جس کے پاس تبرک ہے۔

۲۔ تبرک کی نوعیت (مثلاً کپڑا ہے یا مسودہ ہے یا کوئی اور تحریر تفصیلاً)

۳۔ کتنے عرصہ سے یہ تبرک اس کے پاس ہے۔

۴۔ یہ تبرک اُسے کیسے ملا۔

۵۔ تصدیقی گواہ یا دستاویز

۶۔ کوئی اور ثبوت جو وہ دینا چاہے۔

۷۔ کیا یہ تبرک وہ عاریتاً یا مستقلاً جماعت کو دینے کے لئے تیار ہے۔

نوٹ :- یہ معلومات امیر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ بھجوائی جائیں۔

اگر کوئی شخص اپنے تبرک کے متعلق تصدیق حاصل نہیں کرے گا اور بغیر تحریری تصدیق کے دعوےٰ کرے گا کہ اس کے پاس کوئی تبرک ہے تو جماعت اس کے اس دعویٰ کو قبول نہیں کرے گی۔

لہٰذا احباب جلد اس ضروری اور اہم امر کی طرف توجہ فرمائیں اور مطلوبہ معلومات خاکسار کو بھجوا دیں تا کہ تصدیق کے متعلق تصدیقی کمیٹی ضروری کارروائی کر سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ والسلام

(خاکسار ملک سیف الرحمٰن سیکرٹری تصدیقی کمیٹی برائے قیام جماعتی تاریخی میوزیم)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو اسلام کی تعلیم پر چلایا یا نہیں۔ ان کو اسلام کی تعلیم دی ہے یا نہیں خاوند سے اس کی بیوی کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ افسر سے اس کے ماتحتوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ دوست سے اس کے دوستوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں جوں جوں تعلیم کا رواج بڑھ رہا ہے دین کی طرف رغبت کم ہو رہی ہے۔ تعلیم کو رواج دینا تو ضروری امر تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو مسلمانوں پر واجب قرار دیا ہے مثلاً آپؐ نے فرمایا ہے کہ اگر تمہیں چین میں بھی علم سیکھنے کے لئے جانا پڑے تو جاؤ۔ اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کیلئے تعلیم کو اس قدر ضروری قرار دیا ہے تو ہمیں چاہئے تھا کہ ہم اس قدر ضروری چیز کو اس طرح ضبط میں لاتے کہ ہمارے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دین کے بھی خادم ہوتے لیکن ہوتا یہ ہے کہ بچے جب ہوش سنبھالتے ہیں تو وہ فلمی گانے تو یاد کر لیتے ہیں لیکن اگر انہیں کہا جائے کہ تم قرآن کریم کی کوئی سورۃ سناؤ تو وہ انہیں یاد نہیں ہوگی مگر اسکے باوجود لوگ اسلامی حکومت کا قیام چاہتے ہیں گویا وہ زور تو اس بات پر لگاتے ہیں کہ کسی طرح شیطانی حکومت کا قیام ہو لیکن منہ سے اسلامی حکومت کے قیام کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ دنیا میں جو کچھ کسی کے پاس ہوتا ہے وہی وہ دوسرے کو دیتا ہے میرے پاس فلمی گانے تو ہیں نہیں کیونکہ میں ایک مذہبی آدمی ہوں میرے پاس صرف قرآن اور حدیث ہے اسلئے میری نصیحت یہی ہے کہ اپنی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر قرآن کریم اور احادیث کے مطالعہ میں بھی صرف کرو۔ اگر میری اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے آپ روزانہ کچھ وقت قرآن کریم اور احادیث کے مطالعہ میں لگائیں گے اور اسکے احکام پر عمل پیرا رہیں گے تو آپ لوگوں کے گھروں میں خود بخود اسلامی حکومت قائم ہو جائیگی اور جب آپ لوگوں کے گھروں میں اسلامی حکومت کا قیام ہو جائے گا تو ملک میں اسلامی حکومت کے قیام کیلئے آپکو زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی زندگی اور اسکی حفاظت کے سامان

از مکرم محمد عبدالحمید صاحب ۲۰۹ رکھ ضلع لائلپور

جنگ احد کا ایک واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی زخموں سے چور دم توڑ رہے تھے وہ مدینہ کے بہت بڑے سردار تھے ایک اور صحابی ان کے پاس پہنچے اور کہا کہ آپ کوئی وصیت اپنے گھر والوں کو کرنا چاہتے ہیں تو فرما دیجئے اس سردار نے کہا میں اسی انتظار میں تھا اور میں چاہتا تھا کہ میرا ایک ضروری پیغام کسی طرح میرے قبیلہ والوں کو پہنچ جائے سو الحمد للہ کہ تم مجھے مل گئے میرے قبیلہ کے لوگوں کو کہنا کہ ہم تمہارے درمیان ایک نہایت ہی قیمتی امانت چھوڑ کر جا رہے ہیں ہم نے اپنی جانوں پر کھیل کر اس مقدس اور قیمتی امانت کی حفاظت کی اب تمہارا فرض ہے کہ اس کی حفاظت کرو۔ اور وہ امانت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی۔

یہ واقعہ اپنی نوعیت میں اتنا اہم اور سبق آموز ہے کہ ایک سچا اور مخلص عاشق رسول اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا رسول کریم ؐ کی شان عظمت اور صداقت پر اس سے بڑی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایسے ایسے جانثار پیدا کئے جنہیں مرتے وقت بھی صرف آپ ؐ کی حفاظت کا خیال دامن گیر تھا۔ ہمارے لئے آج بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مقدس اور قیمتی امانت کی حیثیت رکھتے ہیں

دنیا میں کروڑوں دشمنان رسول ہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر دن رات حملے کر رہے ہیں مثلاً پادریوں اور فلسفیوں کا گروہ ہے جو ایک طرف ایک عورت کے بیٹے کو خدا ناکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نعوذ باللہ افضل ثابت کر رہا ہے اور دوسری طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر گندے اعتراضات کر کے ہمارے دلوں کو مجروح کر رہا ہے سوچئے اور غور کیجئے کہ کیا آج ہمارے دلوں میں بھی اس مقدس امانت کی حفاظت کا وہی جذبہ موجود ہے جو صحابہ کرام میں پایا جاتا تھا؟

قرآن اس جسم کو "میت" قرار دیتا ہے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نورانی وجود کو ہمیشہ کے لئے زندہ قرار دیتا ہے وہ نورانی وجود جس پر کبھی موت نہیں آتی وہ آج بھی دنیا کے گوشے گوشے میں اپنے انوار سے اپنے عاشقوں کو منور کر رہا ہے

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے آپ کی تجلیات میں اتنی طاقت ہے کہ ایک ذرے کو آفتاب، ایک قطرہ کو بحر ناپیدا کنار اور ایک امتی کو نبوت کا درجہ بخش سکتی ہے۔ آپ رحمۃ للعالمین ہیں آپ نے اپنے ماننے والوں کے لئے تمام قسم کی رحمتوں کے دروازے بند نہیں کئے بلکہ آپ نے آکر ان خزانوں کے منہ کھول دیئے جو پہلے بند تھے آپ کی ذات میں خدا تعالے کی تمام صفات جلوہ آرا ہیں۔

کاش ہم اس بابرکت آئینہ خداوندی میں اللہ تعالے کا نور مشاہدہ کر سکتے ہم نے اپنی آنکھوں میں عشق رسول کا سرمہ لگایا ہوتا جس سے ہم جلوۂ محمدی کو دیکھ کر اپنی عاقبت سنوار سکتے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنے اور بیگانوں نے ظلم کیا لیکن اس آمنہ کے فرزند عبد اللہ کے لخت جگر اور در یتیم کی قدر کرنے والا آسمانی آقا و مولا خاموش نہیں بیٹھ سکتا تھا اس نے اپنے پیارے محبوبؐ کے جلوہ دل کو دکھانے کے لئے ہر سامان کیا آپ کی امت میں سے ہر صدی کے سر پر ایک ایسے وجود کو کھڑا کیا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن آپ کی صفات اور آپ کے جلوہ کے لئے وہ آئینہ کا کام دے تا دنیا اس آئینہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے اور دیکھے کہ واقعی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں اور آج بھی آپ کے جلوے اپنے غلاموں کے آئینوں میں اپنا حسن دکھا رہے ہیں

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔

(سنن ابو داؤد جلد ۲ کتاب الفتن صفحہ ۲۴۱)

کہ ضرور اللہ تعالے ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث کرتا رہے گا جو امت محمدیہ کے لئے دین کو تازہ کرے گا۔

یہ ہے وہ انتظام جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی زندگی کی حفاظت پر زبردست گواہ ہے اور اس چودھویں صدی میں عیسائیت کا ستون توڑنے کے لئے اللہ تعالے نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کو کھڑا کیا جس نے نعرہ لگایا کہ "عیسیٰ کو مرنے دو اسی میں اسلام کی زندگی ہے" زندہ نبی صرف اور صرف محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ حضرت ممدوح کا فیض جاری ہے اور آگے بھی کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ روحانی حیات بجز اتباع خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی اور ذریعہ سے بھی مل سکتی ہے تو وہ اس عاجز کا مقابلہ کرے روحانی زندگی کے تمام جاودانی چشمے محض حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل دنیا میں آئے ہیں۔ روحانی زندگی کے دریا اس میں بہتے ہیں اور کوئی نہیں کہ اس کا مقابلہ کر سکے کوئی ہے جو برکات اور نشانوں کو دکھلانے کے لئے مقابل میں کھڑا ہو کر ہمارے اس دعوے کا جواب دے"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۴)

اس چودھویں صدی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام یوں فرماتا ہے

"خدا تعالے نے اس زمانے کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر ایمان صدق تقوےٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے کہ تا وہ دوبارہ دنیا میں علمی و عملی اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور اسلام کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس باغ الٰہی کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں"

"سو اے حق کے طالبو! سوچو کہ دیکھو کہ کیا یہ وقت وہی وقت نہیں ہے جس میں اسلام کے لئے آسمانی مدد کی ضرورت تھی یہ عام ضلالت وہی سخت دجالیت ہے جس سے ہر نبی ڈراتا آیا ہے جس کی بنیاد اس دنیا میں عیسائی مذہب اور عیسائی قوم نے ڈالی جس کے لئے ضروری تھا کہ جب وقت مسیح کے نام پر آوے کیونکہ بنیاد فساد مسیح کی ہی امت ہے"

"خدا تعالے نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا اور میں نے وہ کام نہیں جو مجھے کرنا چاہیئے تھا اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں یہ محض خدا تعالی کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا پس اس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشت خاک اس نے باوجود ان بے ہنریوں کے قبول کیا"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۲-۲۳)

سال کا آخری مہینہ اور مجالس خدام الاحمدیہ

اکتوبر ہمارے سال رواں کا آخری مہینہ ہے مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ ان کے ذمہ چندہ مجلس چندہ سالانہ اجتماع چندہ تعمیر ہال چندہ اطفال کے تھوڑے یا زیادہ جو بھی بقایا جات ہیں وہ اسی ماہ کے اندر اندر وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں کوشش کی جائے کہ تمام کی تمام وصول کردہ رقوم ۳۱ اکتوبر سے پہلے پہلے مرکز میں پہنچ جائیں تاکہ اسی سال کی آمد میں شمار ہوں"

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار نے اپنی بائیں آنکھ کا اپریشن سول ہسپتال گوجرہ میں کرایا ہے احباب میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں (خاکسار عبدالحمید خان چک نمبر ۲ ٹی ڈی اے سرگودھا)

۲۔ خاکسار نے ایک کاروبار شروع کیا ہے جس میں چند مشکلات کا سامنا ہے احباب جماعت دعا فرمادیں کہ مولے کریم مجھے ہر مشکل سے نجات بخشے۔ آمین۔

(ملک سعید احمد ابن محمد شفیع صاحب ... ضلع حیدر آباد)

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری قبول فرمائیے (سالانہ چندہ صرف پانچ روپے)

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی شائع شدہ کتاب "چونویں پھل" پر ایک مشہور رسالہ کا تبصرہ

مشرقی پنجاب کے ایک مشہور مذہبی رسالہ "خالصہ پارلیمنٹ گزٹ" نے جو ۲۲ سال سے شائع ہو رہا ہے "چونویں پھل" کتاب پر مفصل ریویو لکھا ہے جو اس رسالہ کے تین صفحات پر مشتمل ہے اس کا ضروری حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"یہ کتاب ہندوؤں۔ سکھوں۔ اور مسلمانوں میں اتحاد اور محبت پیدا کرنے کی غرض سے لکھی گئی ہے ..... اس کتاب کے فاضل مصنف نے جس کے دل میں سکھ مسلم ایکتا کی سچی لگن ہے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ گورو تیغ بہادر کو شہید کرنے کا الزام اورنگ زیب پر عائد نہیں کیا جا سکتا۔ پرانی سکھ کتب کے حوالہ جات پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اورنگ زیب بادشاہ کے دل میں گورو تیغ بہادر کا بہت احترام تھا..... مسلمانوں کے خلاف سکھوں کی ناراضگی کی ایک وجہ یہی ہے اور اسی وجہ سے ناواقف اور بے پڑھے لکھے سکھ اب تک جوش میں آکر مسلمانوں کو "ترکڑا" اور اسی قسم کے نازیبا الفاظ سے یاد کرتے ہیں مسلمانوں کے خلاف بے سمجھ پرچارک ہمیشہ نفرت بھرا پرچار کرتے ہیں کئی قسم کی سچی اور جھوٹی کہانیاں سنا کر جلتی پر تیل ڈالنے کا کام کرتے ہیں۔

ضرورت ہے کہ اس نفرت کو دور کیا جائے اگر چند منٹ کے لئے بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ گورو ارجن جی اور گورو تیغ بہادر جی کو ظالم مغل بادشاہوں نے شہید کیا تھا تو اس کے یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ تمام مسلمان ظالم ہیں۔ ....

ہم سب کو بنی نوع انسان سے پیار کرنا چاہیئے سکھ مسلمان کی عداوت کو دور کئے بغیر ہم پورن سکھ نہیں بن سکتے گورو گوبند سنگھ جی نے کہا ہے کہ "مانس کی جات سبھے ایکے پہچان بو" اور اس کے ساتھ ہی دسمیش گورو جی کا فرمان ہے "جن پریم کیو تن ہی پربھ پائیو"

چونویں پھل کتاب بنی نوع انسان میں محبت کے جذبات پیدا کرنے والی انمول (جس کی قیمت ادا نہ کی جا سکے) کتاب ہے غلطیوں کو دور کرنے کے لئے اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں ناواقف لوگوں کے ہاتھوں میں دینا چاہیئے۔

یہ کتنی بے انصافی ہے کہ یونہی جھوٹی باتوں کو سن کر ہم صدیوں سے ایک دوسرے کے دشمن بنے ہیں اگر اب بھی ہمیں یقین ہو جائے کہ ہم تمام انسان ایک ہی خون سے پیدا ہوئے ہیں ہمارا دیش ایک ہے ہمارا نصب العین ایک ہے فی الحقیقت ایک نئی روشنی پیدا ہو جائے ہماری زندگی سر سے بدل جائے ہم غیر سکھوں کو بھی اپنے بھائی سمجھنے لگ جائیں "۔

(ترجمہ از رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ ستمبر ۱۹۶۲ء)

الحمدللہ کہ ہمارے درویش بھائیوں کی شائع کردہ کتاب "چونویں پھل" نے ایک خاص مقام حاصل کر لیا ہے۔

(عباد اللہ گیانی کارکن دفتر الفضل ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ اہلیہ ام (صدر لجنہ اماء اللہ بدوملہی) ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں مگر گذشتہ چند دنوں سے انہیں پسلی کے مقام پر درد کی تکلیف ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں (خاک محمد عبداللہ) ۴۳۰

مسجد سوئٹزرلینڈ کے معاونین کیلئے خوشخبری

چندہ دینے والوں اور چندہ فراہم کرنے والوں کیلئے امام وقت کی دعا

مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے لئے جن بھائیوں اور بہنوں کے وعدے یا نقد رقوم کی اطلاع دفتر ہذا میں پہنچی ہے ان کی اسم وار فہرست دعا کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دی جاتی ہے دفتر ہذا کی طرف سے نہ صرف چندہ دینے والوں کے لئے بلکہ چندہ فراہم کرنے والوں کے لئے بھی دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

چنانچہ آخر ماہ ستمبر تک کی فہرستیں بعد ملاحظہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز دفتر ہذا میں حسب ذیل دعائیہ کلمات کے ساتھ واپس موصول ہو چکی ہیں۔

"جزاھم اللہ احسن الجزاء"

مادہ پرستوں کی سرزمین میں خدائے واحد کے اس گھر کی تعمیر میں حصہ لے کر جماعت کے سب چھوٹے بڑے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور اپنے مقدس امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعائیں حاصل کریں تا جلد از جلد اسلام کا سورج پوری آب و تاب کے ساتھ مغرب سے طلوع ہو جائے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کیلئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا کرنیوالے مخلصین

فہرست ۶۹:-

ذیل میں ان مخلصین کے نام تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

۴۸۸	مکرم چوہدری الہ دین صاحب نمبردار چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر	۴۹ - ۱۵۳ روپے
۴۸۹	" محمد عبدالقدیر صاحب قاضی احمد ضلع نواب شاہ سندھ	۱۵۰ - "
۴۹۰	" محمود احمد صاحب ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی	۱۵۰ - "
۴۹۱	" شیخ عبدالوہاب صاحب کراچی منجانب والد ماجد مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب ریٹائرڈ تھیکیدار	۱۵۰ - "
۴۹۲	" محمد شفیع صاحب آف ڈھاکہ حال ربوہ	۱۵۰ - "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قربانی کے معیار کے بڑھانے کے لئے اخلاص کی ضرورت ہے

مکرم چوہدری غلام رسول صاحب سیز مین باٹا شاپ سیالکوٹ شہر مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے لئے -/۲۰۰ روپیہ کا وعدہ ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"خادم ایک ملازم ہے اور میری تنخواہ مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ہے یہ غلام انشاء اللہ تعالےٰ ۱۹۶۴ء تک اپنا وعدہ پورا کر سکے گا"

ایک سو روپیہ ماہوار تنخواہ پانے والے عام حالات میں اس معیار کی قربانی کی توقع نہیں کی جا سکتی اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں جا بجا ایسی مثالیں دیکھنے میں آتی ہیں جن میں قربانی کے معیار کو بڑھانے کا اصل موجب اخلاص اور ایمان ہیں نہ کہ مالی وسعت

پس ایسے مجاہدین احباب جماعت کی خاص دعاؤں کے مستحق ہوتے ہیں لہٰذا چوہدری صاحب موصوف کے لئے قارئین کرام سے خاص دعا کی درخواست ہے (وکیل المال اول تحریک جدید)

۴۴۲۔ میرے چچا مکرم بابو غلام رسول صاحب (سابق چیف گڈس کلرک) کئی سالوں سے بیمار ہیں بہت علاج معالجہ کے باوجود حالت بہتر دکھائی نہیں دیتی بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ شافی خدا تعالےٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار ملک منصور احمد عمر دار الرحمت شرقی ربوہ)

ہر انسان کے لئے!
ایک ضروری پیغام
مفت
کارڈ آنے پر
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

نور آملہ
سر اور بالوں کیلئے مقوی سفوف جس سے سر دھونے سے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں بال لمبے اور نرم ہوتے ہیں سکری بالکل دور ہو جاتی ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ

نور کاجل

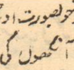

آنکھوں کو خوبصورت اور چمکدار بناتا ہے آنکھوں کی متعدد بیماریوں کا بہترین علاج ہے بچوں عورتوں اور مردوں کی آنکھوں کے لئے مفید ترین سرمہ ہے قیمت سوا روپیہ۔ دس آنہ

نور اُبٹنہ
حسن کا نکھار اور دلہن کا سنگھار چہرہ کے کیل چھائیوں بدنما داغوں مہاسوں اور زہریلے بالوں کو دور کرنے کے لئے مفید ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ۔

اکسیر معدہ
پیٹ درد اور بدہضمی دور کرتا ہے بھوک لگاتا اور ہضم کی اصلاح کرتا ہے قیمت فی شیشی دس آنہ

شفا پائیوریا
مسوڑھوں کے درد۔ ورم اور پیپ کو دور کرتا ہے دانتوں کو مضبوط اور صاف کرتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۳۳۳۷: میں شیر محمد ولد سخی محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر ساٹھ سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاک خانہ گھوٹی ضلع راجوری پونچھ صوبہ جموں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۵-۱۹۶۲ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ زمین خشکی و آبی نو کنال قیمت ۱۰۰۰ روپے مکان ایک عدد ۲۰۰ روپے بھینس ایک عدد ۱۵۰ روپے بیل دو عدد ۱۵۰ روپے میزان ۱۵۰۰ روپے گویا کل رقم میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی قیمت مبلغ ایک ہزار پانچ سو روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ میری آمد سالانہ حساب اسی زمین کی ہے۔ خاکسار اپنی جائیداد اور آمد کا دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز آئندہ جو بھی جائیداد میں پیدا کروں گا۔ اس کی بھی ۱/۱۰ دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری جس قدر سالانہ آمد ہوگی۔ اس کا بھی دسواں حصہ سالانہ ادا کرتا رہوں گا۔ مذکورہ جائیداد کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد موجود ہو تو اس کا بھی دسواں حصہ (۱/۱۰ حصہ) کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: میاں شیر محمد۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چارکوٹ۔ وصیت کنندہ گواہ شد: شیخ حمید اللہ مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ۔ گواہ شد: بقلم خود محمد یوسف احمدی سکنہ چارکوٹ ڈاک خانہ گھوٹی۔ ضلع پونچھ۔ گواہ شد: میر ولی موصی ۱۲۸۲۷ سکنہ چارکوٹ ڈاکخانہ گھوٹی ضلع پونچھ۔

نمبر ۱۳۳۳۹: میں ماسٹر عبد الرزاق صاحب ولد میاں دائب الدین صاحب قوم کھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی سکنہ چارکوٹ ڈاک خانہ گھوٹی تحصیل راجوری ضلع پونچھ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی بھی نہیں۔ کیونکہ میرے والد محترم زندہ ہیں۔ میں اس وقت سرکاری طور پر گورنمنٹ کا ملازم ہوں۔ یعنی ٹیچر ہوں۔ میری تنخواہ اس وقت بمع الاؤنس پچھتر روپیہ ماہوار ہے اس میں سے ۱/۱۰ دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہوں گا۔ اور آئندہ بھی جس قدر آمد ہوگی اسی طرح ۱/۱۰ دسواں حصہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی جائیداد ہوگی۔ اس کی ۱/۱۰ دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آئندہ جس قدر بھی جائیداد خاکسار پیدا کرے گا۔ اس کا ۱/۱۰ دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ دسویں حصہ کی ادائیگی کا کوشاں رہوں گا۔ لہٰذا وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان درج کروایا کرتا ہوں کہ سند رہے۔ فقط تحریر ۱/۱/۶۲۔ العبد: بقلم خود عبد الرزاق مدرس مڈل سکول ڈھانگری تحصیل راجوری۔ ضلع پونچھ۔ گواہ شد: شیخ حمید اللہ مبلغ جماعت احمدیہ علاقہ پونچھ حال چارکوٹ ۱/۱/۶۲۔ گواہ شد: بشیر احمد ولد فضل دین صاحب چارکوٹ ڈاک خانہ گھوٹی تحصیل راجوری۔ ضلع پونچھ۔ بقلم خود بشیر احمد احمدی۔

نمبر ۱۳۳۳۴: میں رشیدہ بیگم زوجہ سید منظور احمد صاحب عاملؔ قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ مئی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ ۱۔ میری اس وقت کوئی کسی قسم کی آمد نہیں ہے۔ ۲۔ میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی کسی قسم کی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کسی وقت کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیدوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم یا جائیداد حصہ جائیداد کے طور پر صدر انجمن احمدیہ کو ادا کروں گی۔ تو وہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

الامۃ: رشیدہ بیگم۔ گواہ شد: ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری امور عامہ قادیان ۹-۵-۶۲ المرقوم گواہ شد: سید منظور احمد عاملؔ خاوند موصیہ سکنہ قادیان۔ موصی ۱۰۴۰۸

نمبر ۱۳۳۴۲: میں فاطمہ بی بی بیوہ سید حسن علی صاحب مرحوم قوم سید عمر قریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت غالباً ۱۸۹۹ء ساکن رسولپور ڈاک خانہ کوٹ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ اگست ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ:۔ میری غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ ۱۔ موضع بھونٹر یا موضع گوسبھی پرگنہ سونگھڑہ ضلع کٹک میں اراضی ایک ایکڑ یعنی دو گونٹھ جس کی قیمت قریباً ۴۰۰/- (چار صد) روپے ہے ۲۔ مواضع رسول پور دھینپاڑہ لونگ پرگنہ و ضلع ایضاً میں جو زمین ہے۔ اس میں سے میرا حصہ تقریباً چار گونٹھ بنتا ہے۔ اس کی قیمت ۱۶۰/- (ایک سو ساٹھ) روپیہ ہوگی۔ اپنی مرکوزہ بالا جائیداد میں سے جس کی مجموعی قیمت ۵۶۰/- (پانچ صد ساٹھ روپیہ) بنتی ہے۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ حق مہر جو میرے مرحوم شوہر کے ذمہ تھا اسے معاف کر چکی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ علاوہ ازیں اگر اور کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ فقط والسلام۔ الامۃ: فاطمہ بی بی

۱۔ گواہ شد: سید محمد ذکریا احمدی فرزند موصیہ حال صدر جماعت احمدیہ کوٹ اڑیسہ ۱۴/۸/۶۲

۲۔ گواہ شد: سید احمد رضی اللہ احمدی ساکن رسول پور سونگھڑہ کٹک موصیہ کا بھانجا ۱۴/۸/۶۲

۳۔ گواہ شد: سید غلام ابراہیم ایم۔ اے۔ ایم پی۔ ہسپتال کٹک۔ موصیہ کا بھتیجا ۱۴/۸/۶۲

۴۔ گواہ شد: سید غلام مہدی ناصر۔ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

زریں موقع

ممتاز فلور ملز ربوہ ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ خواہشمند حضرات خریدنے یا ٹھیکہ لینے کے لئے نوید جنرل سٹورز ربوہ سے رجوع فرمائیں

المشتہر

شیخ ممتاز رسول

درخواست دعا

۱۔ مکرم مرزا مقبول احمد صاحب محلہ امین آباد کنجاہ روڈ گجرات نے اپنی شادی کی خوشی میں مورخہ ۲۸/۹/۶۲ کو حمیدہ پروین بنت مکرم جمعدار غلام رسول سے ہوئی تھی کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت فرمائیں۔

(شاہد احمد ربوہ)

۲۔ میری بچی سعیدہ نذیر رسول اکتوبر کو بی۔ اے سپلیمنٹری امتحان میں شامل ہو رہی ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان کی خدمت میں اس کے واسطے بہترین کوشش کی توفیق اور نمایاں کامیابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(بیگم چوہدری نذیر احمد صاحب جہلم)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

ولادت

میرے چھوٹے لڑکے عزیز ڈاکٹر شیر علی ظفر کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲ ماہ روز جمعہ لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

(شیخ محمد علی انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ)

دکانات قابل فروخت

گول بازار ربوہ میں ایک قطعہ دکانات معہ رہائشی مکان قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب فوراً توجہ فرمائیں۔

خاکسار غلام حسین اوورسیر گولبازار ربوہ

ھمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق جسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے